۷۸۶

نحن بنو مطلب ما عادانا بیت الا وقد خرب ما عوانا کلب الا وقد جرب من شا فلیجرب

ہم اولاد عبد المطلب ہیں جو کوئی گھر ہم کو دشمن رکھے گا وہ تباہ ہوگا
جو کتا بھونکے گا وہ خارش میں مبتلا ہوگا جس کا جی چاہے آزما کے دیکھ لے

با آل نبی ہر کہ در افتاد برافتاد

فتاوائے علمائے عراق و عجم

شہید انسانیت کے متعلق

مرتبہ

موسیٰ رضا خاں رئیس ضلع جون پور

منجانب انجمن محافظ عزا شیعیان جون پور

مطبوعہ الہادی پریس جون پور

قیمت ۵/

۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی عظیم نعمتی وصلی اللہ علی الذین ھم وسیلتی الی سلمان سالمھم و
حرب لمن حاربہم آل محمدؐ سے جو دوستی کرے ہم اسکے دوستدار ہیں جو ان سے برسرپیکار ہو ہم
اس سے جنگ کو تیار ہیں۔ ذمتی بما اقول رھینۃ وانا بہ زعیم ان من صرحت لہ العبر عما بین
یدیہ من المثلات حجزتہ التقوی عن تقحم الشبہات الا وان بلیتکم قد عادت کھیئتہا یوم
بعث اللہ نبیکم صلی اللہ علیہ وآلہ۔ نہج البلاغہ جلد ا کلام ۱۵۔ ہم نثر کا جناب امیر المومنین علیہ السلام
کا کلام بطور حلفنامہ پیش کرتے ہیں کہ " میں جو کچھ کہہ رہا ہوں اسکی سچائی کی ضمانت عہد کے ساتھ
کرتا ہوں اگلوں کے عذاب جنکی نگاہیں عبرتوں نے کھولدی ہیں اسکو شبھوں میں پڑجانے سے
تقوی مانع ہوگا۔ آگاہ ہوجاؤ کہ آج تمہارے ابتلائات اور آزمائشیں اسی طرح پلٹ پڑیں جیسے
یوم بعثت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھیں۔ ملت جعفریہ کی یہ خصوصیت ہے کہ اہل عصمت کا کلام
چونکہ وحی ربانی و الہام صمدانی ہوتا ہے لہذا اقوال و افعال میں باہم اختلاف نہیں ہونے پاتا اور
حدثنا عن جبرئیل عن الباساسی انکے کلام کا طرہ امتیاز ہے اسی بنا پر ہمارے علمائے اعلام علیہم الرحمۃ
بھی اٹل تحقیقات پیش فرماتے رہے جو ایک نے کہا وہی سب نے کہا اگر کہیں خلاف اصول یا مخالف
نظریہ کوئی قول پیش کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی تو اسکو ردبھی فرمادیا تاکہ مخالف کیلئے سند نہ بننے
پائے کیونکہ کسی قول کو پیش کرکے سابق یا لاحق میں اسکے خلاف کچھ نہ کہنے سے وہ قول قابل
کی رائے کا ترجمان قرار پاتا ہے اسی اصول پر متبروں کے اخذ و ترک کی بنا ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ
ہمارے علماء کے نظریات میں اختلاف رائے نہیں ہے صدوقین کلینی شیخ مفید علم الہدی شیخ الطائفہ
مجلسین اور اصولین و محدثین کے مصنفات و مولفات جسکے جسقدر بھی پیش نظر ہونگے وہ کچھ نہ
کچھ اختلاف اقوال و نظریات نہ صرف فرعی مسائل میں بلکہ عقائد کی توضیح میں بھی کھوج کے نکال سکتا
ہے لیکن اسکے یہ معنی نہیں کہ عقائد ملت جعفری مسلمات کی حد میں نہیں ہمارے مذہب نے جس
ناسازگار فضا میں پرورش پائی ہے کسے نہیں معلوم باوجود اسکے ملت جعفریہ کا یہ ناز ہے کہ
اسکے یہاں بات بدلنے نہیں پائی اصول ایک محکم چٹان اور نظریات ایک مضبوط و منظم عنوان رکھتے

ہیں برخلاف دوسروں کے کہ انکے یہاں ایک کچھ دوسرا کچھ بلکہ ایک ہی شخص ایک کتاب میں کچھ دوسری میں کچھ بلکہ ایک ہی شخص ایک ہی کتاب کے ایک صفحہ پر کچھ دوسرے پر کچھ لکھتا ہے۔ چودھویں صدی کے نامبارک آثار میں سے یہ بھی ہے کہ اب خوب خوب جی کھول کر عقائد و مسلمات کے خلاف تحریری و تقریری ان گنت مظاہرے کئے جاتے ہیں مگر بعض ارباب ملت کان نہیں دھرتے بلکہ القول قولہ بات اسی کی قابل قبول سمجھی جاتی ہے جو نظریات جعفریہ سے کھیلے مولف "شہید انسانیت" نے شیعی نظریات و عقائد و مسلمات کے خلاف جس انداز سے روش اختیار کی ہے اس سے ہر با احساس دل مجروح اور دنیائے شیعیت میں ایک پائدار ہیجان و اضطراب پیدا ہے "یادگار حسینی" سے قبل مولوی صاحب کے مولفات عوام کی نظر میں بظاہر تعمیری اور تقریرات کے عنادین باخبر حلقوں میں نظری ہوا کرتے تھے جسکی وجہ سے وہ ارباب ملت کیلئے ایک مستقل موضوع بن گئے تھے ارباب عقیدہ انکے متعلق سوچنے پر مجبور تھے کہ ایکبار ہوا کا رخ پلٹا تو تحریرات نے دنیائے عقیدہ میں ایک ہلچل پیدا کر دی اور اب تقریرات کو عوام کیلئے وجہ تسکین بنا دیا گیا ہندوستان خصوصاً لکھنؤ نے بڑے بڑے خطیب پیدا کئے خاندان اجتہاد کے نامور خطبا و واعظین اپنے پرخلوص مواعظ میں مصائب سید الشہدا علیہ السلام کو ذریعہ قبولیت بیان سمجھتے رہے باقری مواعظ اور ناصری خطبوں میں خاص طور سے اسکا لحاظ تھا بنارس میں حضرت جواد العلما اور خاندان بیشمول فیض آباد اودھ اور دیگر اطراف ہند کے علما و عیدین کے خطبوں میں بھی رونے رولانے کو اہمیت دیتے رہے لیکن مولوی صاحب نے خلاف سیرت علما و مجتہدین و اکابر الغفرآنماب اپنے مواعظ کو مصائب سید الشہدا علیہ السلام سے پوری کوشش کے ساتھ الگ رکھا اور اب جبکہ ہر طرف سے اس انداز کو ملامت کی نظر سے دیکھا گیا تو بعض وقت واعظ نے اپنے ضمیر کے خلاف اپنا ایک گھنٹہ مستقل مصائب کیلئے مخصوص کر دیا اور جب اظہار کیا گیا کہ اب تو آپ مصائب خوب پڑھتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ "جی ہاں دیکھئے اسطرح میرا وقت ضائع کرایا جاتا ہے" جیسا کہ غازیپور میں سنہ ۴۹ء میں وزیر حسن صاحب مختار سے مولوی صاحب نے خود فرمایا اسی طرح کتنی چیزیں انکی تحریر سے خلاف عقائد و مسلمات نکل چکی ہیں

اب چاہتے ہیں کچھ نہ کچھ مخصوص حلقوں میں اسکے خلاف بیان کردیا کریں تاکہ عقیدتمند ٹوٹنے نہ پائیں
لیکن یہ امر قابل غور ہے کہ شہر کی طرف سیلاب کا دھارا موڑ کر صرف اپنی گلی کا پانی الیچا
کس حد تک تلافی مافات کرسکتا ہے جبکہ کثیر تعداد کے سامنے انکی تحریر کے پائدار اثرات
موجود ہیں۔ مولوی صاحب کی ساری زندگی جس کے پیش نظر ہوگی وہ یہ ماننے اور کہنے پر مجبور
ہوگا کہ وہ جو کچھ کرتے ہیں ان کا ہر قدم اپنی برتری منوانے کیلئے اٹھا اپنے والد مرحوم کی زندگی
میں اپنے لئے سید العلماء کا لقب پسند کرنا اور اپنے مولفات میں اس لقب کو جگہ دینا اس
امر پر شاہد اعظم ہے کہ وہ جذبہ تفوق پسندی میں اسقدر محو تھے کہ اپنے پدر علام مرحوم پر بھی
حکومت و سرداری کرنا چاہتے تھے یا وہ ان مرحوم کو علماء کی صف میں نہیں جانتے تھے حالانکہ
ہمارے نزدیک وہ ایک عالم باعمل تھے یعنی سعیداً ختم لہ بالسعادۃ سعید تھے اور بحمدہ سعادت
پر ان کا خاتمہ ہوا ہم بتفضل ایزدی نماز شب میں بجگر علماء کے ساتھ انکے لئے بھی دعائے مغفرت
کرتے ہیں سید العلماء کے لقب پر آغا زادہ محسن حکیم نے فرمایا یعنی چہ؟ اور حجۃ الاسلام سید محسن حکیم
نے فرمایا کہ "کہ داداہ یہ لقب انکو کسنے دے رکھا ہے؟ شہید النسائین دیپام اسلام جسکے وہ
تنہا ذمہ دار ہیں و نیز دیگر مقالات کو دیکھنے کے بعد ایک صاحب عقیدہ و سلیم الفطرت اس نتیجہ
تک پہونچتا ہے کہ بارگاہ عصمت سے انکو کوئی عقیدت نہیں وہ غیروں کے پیرو کار ہیں اور
دوسروں کی خاطر اجتہادی سنوارنے کیلئے وقف ہیں ان کا یہ انداز انکے باطن کی غمازی
کرتا ہے اگر بات کو توڑ مروڑ کر کہنا اور حقائق کو چبا جانا اور تحقیقت کو پی جانا حق ہی ہوتا
تو انکے سامنے کے اکابر علماء اسپر عامل ہوتے ان کا یہ طرز نوی کھلی ہوئی جھوٹ ہے اکابر علماء
کی سیرت پر کہنا پڑتا ہے کہ انکی زندگی غیروں کے مفاد کیلئے وقف ہے اپنوں میں تفریق
غیروں کی تائید یہ انکی زندگی کا عظیم کارنامہ ہے انکے ہتھیار غیروں کیلئے ہیں جن کا نشانہ
شان اہلبیت علیہم السّلام ہے وہ تقویت باطل اپنا نصب العین سمجھتے ہیں " اپنے انکی
بجسر سے ضعف اور غیر انکی وجہ سے تقویت محسوس کر رہے ہیں انکے عہد کے ایک سخت ترین
دشمن اہلبیت نے جو زہر اگلا ویسا ہی بلکہ وہی انکی زبان قلم نے اگلا یہ بھی ایک دھوکہ ہے کہ

غیر یہ سمجھیں کہ ہمارا ایک شخص ٹوٹ کے ان سے جا ملا لطف تو یہ ہے کہ نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے کیونکہ مرزا حیرت نے اور سر سید احمد کی طرح حسینیت سے ٹکر لینا اور وحی الہام علم لدنی اعجاز و کرامت کو مشتبہ انداز میں پیش کرنا کسی صحیح العقیدہ مسلمان کا کام نہیں ہو سکتا یہی وجہ ہے کہ مولوی صاحب کے خلاف غم و غصہ کا اظہار ہمارے ہی علماء نہیں بلکہ سواد اعظم کے علماء بھی کر رہے ہیں انکا ریڈیکل سوسائٹی کی قیادت کرنا "افراط گریہ" بھیا انکی ایک عبارت کو تائید عدم جواز بکار میں پیش کیا جانا اور چودھری محمد علی کا قرآن کو بے سمجھے پڑھنے کو بیکار بتانے پر سکوت کرنا بلکہ اپنی عبارت کے کوٹ نہ کئے جانے پر سکوت کر کے اصرار کرنا نذر و غیرہ کو مہمل بتانے والے محمد علی کے ہم آہنگ ہونا صاف طریقے سے بتا رہا ہے کہ وہ تو ہب پرستی کے ساتھ ساتھ کسی جدید مذہب کی بنیاد ڈال رہے ہیں جیسا کہ "نفسیاتی" طور پر انکو احساس ہوا اور انھوں نے رہنما کار میں یہ لکھ دیا کہ یہ نہ سمجھئے گا کہ میں کوئی جدید مذہب کی بنا ڈال رہا ہوں" شہید انسانیت امام ابن امام قرآن ناطق اور فرزند رسول کی سیرت نگاری کیلئے نہیں لکھی گئی ترجمان حقیقت اور داستان مظلومیت نہیں بلکہ "ایک انسان کی کہانی ایک انسان کی زبانی" وہ بھی فضائے عالم پر چھا جانے کا ادعا لئے ہوئے پہلی اور آخری کتاب جسکے مختلف زبانوں میں ترجمے بھی ہو انگے خسبین کے ایک نامدار گھرانے کی ایک نمایاں فرد کے قلم سے کاش اسکی زبان عربی ہوتی فارسی ہوتی کوئی اور ہوتی جب بھی ہم اسکو سمجھ نہ سکتے کاش مسودہ ہی باقی رکھا جاتا اسکی ایک مخصوص قیمت بند پشت پر چھپوا کر شائع نہ کیا گیا ہوتا سات سو صفحوں کی کتاب ..... مخصوص ارباب قلم کو کچھ وقت دیکر سپرد کی گئی ہوتی صرف ایکماہ کی مدت میں رائے نہ معلوم کیجاتی اردو زبان میں سات سو صفحوں کی کتاب ہمارے پیسے سے اور اسمیں ہمارے نظریے کی توضیح کیسی بلکہ غیروں کے اصول کی تائید ۔ کہا جاتا ہے کہ بین الاقوامی نظریہ کے ماتحت یہ کتاب لکھی گئی اچھا تو سب سے پہلے خود شہید سے پوچھ لیجئے کہ ہم آپکو بین الاقوامی ثابت کریں آپ راضی ہیں دوسرے مذہب والا اپنے مسلک پر باقی رہتے ہوئے حسینؑ کو اپنا سکتا ہے اور اس اپنانے کا کوئی فائدہ ہے حسینؑ بغیر اسلام کے کسی کے ہو سکتے ہیں راہب کو بغیر کلمہ پڑھے سر اقدس کو ہاتھ نہ لگانے دیا جائے اور

یہود اپنی یہودیت پر باقی رہتے ہوئے امامؑ کو آگے دفن کر جائے مولوی صاحب دھوکے میں
تھے کہ وہ اس کتاب کو لکھکر امام حسینؑ کو غیروں کے حوالہ کرنے میں کامیاب ہونگے یا وہ غیروں
کو کھلم کھلا دھوکہ دے رہے تھے کہ حسینؑ اسلام کے خلاف برداشت نہ کر سکنے کے باوجود
اور اسلام کیلئے جان دیدینے کے بعد بھی غیر مسلموں کے ہیں۔ انصاف یہ ہے کہ کسی مقتول
پر تبصرہ کرتے وقت خود مقتول اور اسکے ورثہ کا بیان معیاری ہوتا ہے شہید انسانیت سیرت
حسینی کے طور پر اشاعت پاجاتی ہے لیکن خود حسینؑ کے دہن کے نکلے ہوئے کلمات تظلم
سید سجادؑ کی فریادیں جناب فاطمہ کے تحسر آمیز کلمات مصیبت زدوں کے دنو و غم و غصہ کے
تاثرات در خور اعتنا نہیں ہوئے برخلاف اسکے دشمنوں کے بیانات نہایت توہین آمیز
انداز میں مظلوم کی بلندی شخصیت و اعجازی وجاہت دبانے کیلئے بڑے طمطراق سے لکھ
دیئے گئے جس سے کچھ نہ کچھ میلان یا رجحان طبع کی غمازی ضرور ہوتی ہے یہ چیزیں ایسی نہ تھیں
جنکو شیعی دنیا سکوت سے سن لیتی گو مجاہدین سابقین و ناصران دین متین سے دنیا خالی ہوگئی
جس سے مولوی صاحب کو اپنے نظریات منظر عام پر لانے کی آزادی سے ہمت بندھ گئی
مگر اب بھی حسینؑ کے نام پر مر مٹنے والے بحمدہ ہر جگہ پائے جاتے ہیں۔ اس بڑھتے ہوئے سیلاب کا
مقابلہ تحفہ اثنا عشریہ کی طرح سے کیا جائے گا ہر ہر باب کا مکمل جواب مکمل جلدوں میں دیا جائیگا
شرر اور مرزا حیرت کا مقابلہ کرنے والا خانوادہ بحمدہ اب بھی خدمت دین و اصلاح قوم میں مشغول
ہے۔ کچھ جوابات دیئے بھی جاچکے ہیں اگرچہ وہ ناکافی ہیں سات سو صفحوں کی کتاب کا جواب دینا
آسان نہیں ہے لہذا ضروری تھا کہ کتاب "شہید انسانیت" کے خلاف ہر طرف سے اسطرح صدائے
احتجاج بلند کی جائے کہ کسی کیلئے کسی طرح قابل استناد نہ رہے لہذا ہم پر لازم تھا کہ ہم کتاب کا
مکمل مقاطعہ کریں اور مولف کے عقائد کے آئینہ میں کتاب کو یا کتاب کے آئینہ میں انکے عقائد کو
دکھائیں تاکہ ملت جعفریہ میں اختلاف رونما نہ ہونے پائے چنانچہ علماء و مجتہدین و واعظین و مبلغین
نے تحریر و تقریر سے مولوی صاحب موصوف کے نظریوں کا مقاطعہ کرکے واضح کر دیا کہ موصوف نے قلم
کی دنیا میں رہ کر آوارہ ہو کے چمنستان دین فطرت کو کسطرح پامال کرنے کی سعی ناکام کی بعض وہ حضرات

جو مذہبیات و نزاکت دین سے نابلد ہیں دام تقریر و تحریر (جسے ہم دام تزویر کہتے ہیں کیونکہ
دونوں کی بنیاد تنت کے رخ پر ہے) گرفتار ہو گئے ہیں یا دونوں کو کسی جہت سے ایسے مفید سمجھتے ہیں حالانکہ
"اثمہما اکبر من نفعہما" ہماری مخالفت کو ذاتیات پر محمول کر کے اصول مذہب سے اپنی بے خبری کا
ثبوت دیتے ہیں بھلا ہم سے اور بیچارے مولوی علی نقی صاحب سے کون سی ذاتی مخالفت ہو سکتی ہے
انکے گھرانے والوں کی تائید کی تو ایک صاف وجہ ہو سکتی ہے ہم تو ذاتیات سے بری ہیں آپ ہی کا یہ حلف نامہ
ہے ہمکو ذاتیات سے اتہام کرنے والا بھی ہماری طرح حلف لے کہ ہمارے ساتھ علماء عراق و ہند
ہیں جن بیچاروں کو ذاتیات سے دور کا لگاؤ بھی نہیں ہے چند سال قبل نقن صاحب غالباً اس
قصد سے ایران و عراق گئے تھے کہ حضرات علماء کرام کی تائید حاصل کریں بیچارے اب بھی ان چیزوں
کو خلاف حق نہیں سمجھتے یا عبارت کتاب کا ترجمہ حسب عادت اس انداز میں توڑ مروڑ کر کرتے
کہ علما تائید فرما دیں نجف سے آقائے بروجردی دامت برکاتہم نے تو ملاقات فرمانے سے انکار فرما دیا
عراق پہونچے وہاں انکو فہمائش کی گئی کہ "گادہ" (قعدہ نشست برائے ملاقات) کی بنا رکھئے گا مگر
نہ مانا نتیجہ میں اسطرح ہنگامہ بپا ہوا کہ بعض علماء نے سمجھا کہ کہیں عرب کے ہاتھوں دوسری نوبت
نہ آجائے شرف العلماء المتورعین مولانا مختار حسین صاحب قبلہ سے اتفاقیہ رواق میں ملاقات
ہوئی مولانا نے نقن صاحب سے فوراً ہی پوچھا کہ یہ آپ نے کیا فتنہ برپا کر رکھا ہے نقن صاحب نے جواب
میں کہا کیا کروں کسکو دکھاتا کوئی تھا ہی نہیں اب غلطی ہو گئی مرزا یٰسین صاحب نے حرم اقدس میں
نقن صاحب کا ہاتھ ضریح پر رکھدیا کہا مجھے آپ سے سوال کرنا ہے دیکھئے حضرت سے بچکر کوئی نکل
نہیں سکتا انھوں نے کہا کہئے مرزا صاحب نے پوچھا کیا شہید انسانیت آپ نے ترتیب دی ہے اسکے
کل مطالب مسلمات و عقائد شیعہ کے موافق ہیں؟ نقن صاحب نے جواب میں کہا تاریخی واقعات
کے علاوہ کل مطالب عقائد و مسلمات شیعہ کے موافق ہیں۔ دوسرے دن مرزا صاحب قیام گاہ
پر چلے گئے تو نقن صاحب نے مرزا صاحب کو دیکھتے ہی کہا آپ نے تو بڑی سرکار میں مقدمہ پیش
ہی کر دیا ہے وہ سزا دے لینگے اچھا کہئے کیا کہنا چاہتے ہیں مرزا صاحب نے پوچھا کیا امام حسین ع
کو یہودیوں نے دفن کیا ہے؟ نقن صاحب نے کہا جی ہاں روایت تو ہے مرزا صاحب نے کہا کہ عاق

کی بھی تو روایت ہے اسکو کیوں نہیں نشر فرماتے (کیا جلد بڑی سرکار سے سزا ملی ہے) نقن صاحب لاجواب ہو گئے مرزا صاحب نے کہا دیکھئے چہاردہ معصومین و مظلومین علیہم السلام کی منزلت کو اشارۃً کنایتہً تحریراً تقریراً کم کیا اسمیں تین وصف میں سے کوئی ضرور رہتا ہے ....

اب مولوی نقن صاحب بیچارے جدھر جاتے ہیں نظریں اٹھتی ہیں ملاقات تو در کنار بات تک کیلئے لوگ روادار نہیں ایک ایک کے پاس جا جا کے خود ہی کہتے تھے کہ میں نے توبہ کر لی ہے مجھ سے ملاقات فرمایئے ایک دن اپنے استاد حجۃ الاسلام آقا سید علی طباطبائی نیر ریزی سے صحن مبارک امیر المومنین علیہ السلام میں ملاقات کر کے کہا اب تو میں نے توبہ کر لی ہے کتاب کی رد ہندوستان جا کے چھپوا ہی دوں گا مجھ سے ملئے آپکے آقائے موصوف نے فرمایا دوبارہ رد لکھنے کے بعد جب آپ ہندوستان سے آئیں گے تو ملاقات کروں گا (آپکے تاثرات کی عبارت بھی فتاوے میں منسلک ہے) بالآخر نقن صاحب نے رہنمایان ملت کے روبرو اپنی غلطیوں کا اعتراف کرتے ہوئے تلافی مافات کا عہد مستفیم کیا جیسا کہ فتاوائے علماء عراق خصوصاً تحریر سرکار آیتہ اللہ آقائے سید محسن حکیم دامت برکاتہم سے معلوم ہوا لیکن دل اور زبان و قلم میں یکسانیت ہو تو غنیمت ہے یہاں تو کہنا کچھ اور کرنا کچھ اور ہے بڑی بڑی بارگاہوں میں عراق کئے گئے ہوئے عہد سب طاق نسیاں کی نذر ہو گئے یادگار حسینی سے تین سال کے اندر سات سو صفحوں کی کتاب مرتب ہو سکتی تھی مگر اسکی رد عراق سے آئے ہوئے کئی سال گذر جانے کے بعد قلم گرامی سے معرض وجود میں نہ آئی جس پر خود سید محسن حکیم کو بھی غصہ ہے کہ عہد کر کے بیٹھ رہے مدت عوام سالہا سال گذر گئے لم نر شیئاً من ذلک ولم نسمع بہ نہ کچھ دیکھنے میں آیا اور نہ سننے میں یہی شکوہ اور تقاضا حجۃ الاسلام آقائے جمال گلپائیگانی دامت برکاتہم اعلم العلماء کو ہے کہ "ممکن بنویسند و طبع کنند و بغیر پسند اینجا تا بحال خبرے نشدہ است" طے یہ کر گئے تھے کہ رد لکھ کر مجھے بھی اطلاع دیں گے اور چھپوا کر مجھے بھی بھیجیں گے مگر اب تک کوئی خبر نہ لی۔ لہذا اب علماء عراق کے وہ فتاوے جو شہید انسانیت کے سلسلہ میں ہم نے حاصل کئے ہیں۔ منظر عام پر لاتے ہیں کیونکہ علماء کرام بھی ہم کو اسکے شائع کرنے کی اجازت دیتے ہیں فتووں کے ترجمے بھی بعض مجتہدین کی نظر سے گذر چکے ہیں اسکو بھی ہم حلف سے کہہ رہے ہیں۔ ہم ایسا کیوں کر رہے ہیں اسلئے کہ مولوی صاحب

موصوف کے اثرات قلم و زبان سے ابنائے ملت الگ رہیں ورنہ انہیں نہ ہمارا کوئی دنیوی مفاد نہ کسی سے ذاتی مخاصمت ہماری نیتوں پر حملے کرنے والے حق پر حملہ کرنے والوں کے ساتھ ہیں المرء مع من احب علماء عراق نے جبکہ اسطرح کے فتوے دیئے ہوں جو آگے آتے ہیں اسکے بعد نقن صاحب کا یہ دعویٰ کہ علمائے نجف نے "صلح حسنؑ" کے متعلق لکھنے پر مامور کیا ممکن ہے کہ بعض حضرات نے اس فرمائش سے اندازہ لگانا چاہا ہو کہ امیر شام کے متعلق آپ کے واقعی نظریات کیا ہیں ادرنہ صلح حسن کا مسئلہ تشنہ تحقیق نہیں ہے علماء اعلام نے جب ملاقات سے انکار فرمادیا تو نقن صاحب نے تحریر بھیجی کہ آخر مجھ پر کیا اعتراضات ہیں؟ جبکہ میرا عقیدہ یہ ہے تو علماء کرام نے شرف العلماء زبدۃ الاتقیا جناب مولانا شبیر حسن صاحب قبلہ مدظلہ کو بادی مقیم نجف اشرف سے فرمایا کہ وہ کتاب کے مواقع جہتہ کا ترجمہ عربی و فارسی میں فرماکر علماء کے سامنے پیش فرمائیں مولوی نقن صاحب نے ان ترجموں کو قبول کیا اور علماء اعلام کی جناب میں اعتراف کیا کہ بے شک مجھے یہ چیزیں نہیں لکھنی چاہئے تھیں غلطی ہوگئی اب میں عتبات عالیات سے واپسی کے بعد ان چیزوں کو نکال دوں گا اور بعض عبارات کو بدل دوں گا۔ جناب مولانا شبیر حسن صاحب قبلہ نے ہمارے ساتھ جو زحمات برداشت فرمائے وہ انکے دردِ دلی کے آئینہ دار ہیں اگر یہ کوئی دینی خدمت ہوتی یا ذاتی مفاد مسلمین ہوتا تو ہم موصوف کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتے عراق کے علماء اعلام دامت برکاتہم کی بارگاہ ملک پناہ میں انھیں حضرات کے ذریعہ سے رسائی ہوئی۔ رئیس اعظم امیر کبیر سردار مسعود الحسن خاں صاحب جاگیردار تعلقہ گدو پور نے خود لیا کے اس جذبہ قومی کی قدر کرنا پڑتی ہے جو موصوف نے اس سلسلہ میں ظاہر فرمائی حقیقت یہ ہے کہ ہماری اس خدمت کی تکمیل صرف موصوف کی ذات گرامی سے ہوئی موصوف کو دس ہزار کی پیش کش ان فتووں کو قبضہ میں کرنے کیلئے کی گئی مگر نہایت عالی حوصلگی سے آپ نے اپنے ضمیر کو بلند رکھتے ہوئے فتووں کو قبضہ سے نہیں جانے دیا و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین و ما توفیقی الا باللہ و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ الطاہرین فقط

الآثم موسیٰ رضا خاں تعلقہ رانو

عکس تحریر آیۃ اللہ سید محسن حکیم دام مجدہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم جناب العلامۃ السید علی نقی النقوی المحترم السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ وبعد فانکم تعلمون انا کنا فی ریب عظیم من کتابکم "شہید الانسانیۃ" لما بلغنا عنہ من
کلمات لا یصح اظہارہا عند الفرقۃ المحقۃ ولا تتفق مع الولاء الصحیح الخالص لاہل بیت
العصمۃ سلام اللہ علیہم ولاجل ذلک لم نبادر الی زیارتکم عند ورودکم النجف الاشرف
حتی مضی علی ذلک زمن طویل فقدمتم الینا کتابا تشرحون فیہ عقائدکم علی الوجہ الصحیح وتعتذرون
فیہ عن المواضع المذکورۃ فی الکتاب التی اوجبت الارتیاب ثم زرتمونا فی بیتنا وجددتم
الاعتذار بعد الاعتراف بان ہذہ الامور ما کان ینبغی ذکرہا انکم لا تریدون ظاہرہا
فقبلنا العذر وحملناکم علی الصحۃ ودعونا لکم بالتسدید والتوفیق ثم زرناکم ونحن ننتظر
وفاءکم بالعہد بعد ان وعدتمونا بان تجددوا طبع الکتاب بعد حذف وتغییر وقد مضت
اعوام ونحن نتوقع صلاح الحال وزوال الشغب فلم نر شیئا من ذلک ولم نسمع بہ و
منذ ایام اخبرنا بعض الزائرین ان الخطب قد تفاقم وشقۃ الخلاف قد اتسعت وانکم
تزعمون ان علماء النجف الاشرف ہم وافقون علی کتابکم المذکور فعظم ذلک علینا وانکرناہ
والذی نراہ الآن ان تتمموا کل الامر بتنجیز الوفاء بالوعد ولا تسارع الی التحمل بالعہد
ان العہد کان عنہ مسئولا واللہ سبحانہ ولی العصمۃ والتسدید وہو حسبنا ونعم الوکیل
والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ١٠ ج ١

محسن الطباطبائی الحکیم — مہر شریف

ترجمہ مکتوب آیۃ اللہ سید محسن الحکیم نجف اشرف عراق

جناب علامہ سید علی نقی صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ — بعد سلام
تمہیں معلوم ہے کہ ہم لوگ (علماء عراق وعجم) تمہاری کتاب شہید الانسانیت کی جانب سے بڑے شبہے میں
تھے کیونکہ اس کتاب کے متعلق کچھ ایسے کلمات ہم لوگوں تک پہنچے جو لحاظ ہر فرقہ حقہ کے نزدیک صحیح نہیں
ہیں اور اہلبیت عصمت سلام اللہ علیہم کی صحیح وخالص محبت کے ساتھ جمع ہو سکتے یہی وجہ ہے

وعقائد شیعہ کے موافق ہے یا نہیں ہے۔ اور کیا حضرت عالی نے اس کتاب کی صحت کی تصدیق فرمائی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مسطور بدیہی است کہ از کتب ضلال است کہ باید آنرا در صف الرسالۃ العثمانیہ للجاحظ قرار داد و گمان میکنم در ہر خانہ باشد باعث نکبتی و ذل دنیا و آخرت سکنۂ آن شود و تقریباً در بدیمنی و شوم کمتر از قصیدہ عمران حطّان خارجی نباشد بہر حال نظر در آں و حفظ آں حرام کید است مگر کسے خواستہ باشد نویسندہ گمراہ او را از ضلالت بشاہراہ ہدایت بکشد مطلب دیگر است۔ والسّلام علےٰ من اتبع الھدیٰ

مجتبیٰ حائری لنکرانی

ترجمہ جواب حجۃ الاسلام آقا شیخ مجتبیٰ حائری لنکرانی

کتاب مسطور بدیہی ہے کہ کتب ضلال سے ہے اسکو الرسالۃ العثمانیہ للجاحظ کی صف میں قرار دینا چاہیے میرا گمان ہے کہ وہ کتاب (شہید انسانیت) جس گھر میں ہوگی اسکے رہنے والوں کے لئے دنیا و آخرت کی ذلت و نکبت کا باعث ہے اور تقریباً وہ نحوست و شوم میں) قصیدہ عمران بن حطّان خارجی سے کم نہیں ہے بہر حال اس میں نظر کرنا اور اسکی حفاظت کرنا حرام اکید ہے مگر یہ کہ اس کتاب کے گمراہ لکھنے والے کو گمراہی سے شاہراہ ہدایت کی جانب کھینچنا چاہیئے یہ دوسری بات ہے والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

مجتبیٰ حائری لنکرانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ما قولکم مدظلکم آیا کتاب شہید انسانیت کہ سید علی نقی تصنیف نمودہ ایں کتاب را حضرت عالی مطالعہ فرمودہ اید آیا موافق با عقائد و مسلمات اثنا عشریہ شیعہ بودہ یا خیر و آیا حضرت عالی تصدیق بصحت ایں کتاب فرمودہ اید یا خیر

جواب آیۃ اللہ حجۃ الاسلام سید محمود شاہرودی دام ظلہٗ

اما ظواہر ایں کتاب ظواہر خوبی نیست و مخالف با عقائد اثنا عشریہ می باشد و خود جناب مؤلف کہ در نجف اشرف بمنزل ما آمدہ بود تا ویلاتے برائے ایں ظواہر کہ مخالف با ظاہر ایں کتاب بود

مدعی بودند پس واجب است بر ایشان کہ ہماں تاویلاتی کہ بیان فرمودند بلسان سادہ عوام فہم طبع نمایند و بدست رس جمیع شیعہ و عوام الناس بگذارند مثل آنکہ خود آن کتاب بدست رس گذاشتند تا اینکہ ساحت خود ایشان را پاک نمائید ۔ محمود شاہرودی

نقل مہر شریف

۲۷ ج ۱۳۷۰ھ

انچہ جناب معظم کہ مرقوم فرمودند دریں کتاب صحیح است و باید دفع ان شبہات نمانید

آیۃ اللہ حجۃ الاسلام (کاشف الغطا)

مہر شریف

ما قولکم دام ظلکم ۔ آیا کتاب شہید انسانیت جسکو علی نقی صاحب نے تالیف کیا ہے آپ نے ملاحظہ فرمایا ہے ۔ آیا یہ کتاب موافق عقائد شیعہ اثنا عشری ہے یا نہیں؟ اور کیا حضرت عالی نے اس کتاب کی صحت کی تصدیق کی ہے؟

ترجمہ جواب آیۃ اللہ محمود شاہرودی

اس کتاب کے ظواہر اچھے نہیں ہیں اور عقائد اثنا عشری کے خلاف ہیں جب مولف کتاب نجف اشرف میں میرے گھر پر آئے تھے تو وہ انکی تاویلیں کرتے تھے لہذا ان پر لازم و واجب ہے کہ جو تاویلیں وہ کرتے ہیں عام فہم عبارت میں طبع کرا کے لوگوں تک اسی طرح پہونچا دیں جس طرح اس کتاب کو عوام تک پہونچا دیا ہے اور ایسا کر کے اپنے دامن کو پاک کر لیں ۔

محمود الحسینی الشاہرودی

جو کچھ جناب موصوف آیۃ اللہ محمد شاہرودی نے تحریر فرمایا ہے درست ہے مولف پر لازم ہے کہ شبہوں کو دور کریں (کاشف الغطا)

ما قولکم دام ظلکم ۔ آیا کتاب شہید انسانیت کہ سید علی نقی تالیف نمودہ موافق با عقائد و مسلمات شیعہ اثنا عشریہ جعفریہ ہست یا خیر ۔ و آیا حضرت عالی تصدیق لصحت کتاب ایشان فرمودہ اید یا خیر

جناب آیۃ اللہ السید محمد ہادی الحسینی المیلانی

ایں کتاب را مشاہدہ نمودم و مقداری از اں را بعض اشخاص محترم ترجمہ کردند فیما ۔ ھذا ترجمتہ

اظہار کند کہ اینہا محض کذب و افترا است دشمن بنو لیسند و طبع کنند ولہ مستند ابن حاجابحال خبرے نشدہ است ۔ الاحقر الجمال الموسوی الگلپایگانی

ترجمہ سوال سلہ ۔ جناب عالی اوس شہید انسانیت کے متعلق کیا ارشاد فرماتے جسکو سید علی نقی نے تصنیف کیا ہے کیا اوس کتاب کے تمام مضامین مذہب شیعہ کے موافق ہیں اور کوئی مضمون عقائد شیعہ کے خلاف نہیں ہے اور کیا آپنے اوس کتاب کی صحت کی تصدیق کی ہے جیسا کہ اسکی نسبت آپکی طرف دی جا رہی ہے امید ہے کہ جواب شافی مرحمت فرمائیگے ۔

سلہ ترجمہ جواب آیۃ اللہ حجۃ الاسلام آقا سید جمال الموسوی الگلپایگانی

حقیر نے انکی کتاب کی صحت کی کوئی تصدیق نہیں کی (جب مولف شہید انسانیت نجف اشرف آئے تھے تو) اسکی بنا ہوئی تھی کہ جو قابل اعتراض مقامات ہیں اس کتاب میں ہیں انکی نسبت مولف اسی کا اعتراف کرینگے کہ یہ محض کذب اور افترا ہے اور یہ نوشتہ مجھکو لکھکر دینگے اور چھاپ کر بھیجینگے اسی وعدہ کی وفا ابتک مولف شہید انسانیت نے نہیں کی ۔

الاحقر السید الجمال الموسوی الگلپایگانی

س سلہ آیا کتاب شہید انسانیت کہ سید علی نقی تصنیف کردہ موافق با عقائد و مسلمات شیعہ اثنا عشر است یا خیر و آیا حضرت عالی تصدیق بصحت ایشاں فرمودہ اید یا خیر ۔

ج سلہ ۔ مواقع مہمہ کتاب شہید انسانیت بحقیر خواندہ شد و ابا نمودند بانیکہ علماء نجف اشرف وقت تشرف ایشاں بعراق تجدید نمودہ باشند محض کذب و کذب محض است و انصاف کتاب موافق فرمائش صادق آل محمد علیہم السلام از قبیل ما یجئی منہ الفساد محضا می باشد و از اعداء دین مثل عثمان وغیرہ تمجید نمودہ و بجنب اخبار معتبرہ خوردن از جسد ایشاں ساداتِ با ایمان دارد و در بعض موارد وجود مقدس ابا عبد اللہ الحسین ارواح العالمین لہ الفداء را قیاس بر اعداء دین نمودہ لہذا بر کافہ مسلمین لازم و واجب است قلع و قمع این نسخ کتاب را از جامعہ مسلمین بنمایند و بایں شبہات و وساوس شیطانیہ مغتر نباشند اعاذنا باللہ من شرور انفسنا بحق محمد و آلہ الطاہرین ۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ

حررہ الاحقر احمد الموسوی الخوئی

ترجمہ س سلہ آیا کتاب شہید انسانیت جسکو سید علی نقی نے تصنیف کیا ہے عقائد و مسلمات شیعہ کے موافق ہے یا نہیں اور آیا جناب عالی نے اس کتاب کی تصدیق فرمائی ہے؟

ترجمہ جواب حجۃ الاسلام آقا سید احمد الموسوی التبریزی الغروی

کتاب شہید انسانیت کے بعض اہم مقامات مجھکو پڑھکر سنائے گئے جہانتک اسکا تعلق ہے کہ علمار نجف اشرف نے اسکے عراق مشرف ہونیکے وقت تحریف و تجدید کی ہو جوٹ و سفید جھوٹ ہے رہ گئی کتاب تو موافق ارشاد حضرت صادق آل محمد علیہم السلام ان چیزوں میں سے ہے جنسے صرف فساد پیدا ہوتا ہے اور اعداء دین مثل عثمان وغیرہ کی تجدید کرنا اور بحسب اخبار روایات ایک ایسی کے دانستہ کر بہا برا انکی محبت رکھنا ایمان کے منافی ہے جیسا اسمیں حضرت ابا عبداللہ الحسین ہم سبکی جانیں ان پر فدا ہوں کے وجود مقدس کا قیاس اعداء دین پر کیا ہے لہذا تمام مسلمانوں کو لازم ہے کہ اس طرح کی کتابوں کا قلع و قمع کردیں اور اسطرح شیطانی وسوسوں میں مبتلا نہوں خدا ہمکو ہمارے نفسوں کے شر سے اپنی پناہ میں رکھے بحق محمد و آلہ الطاہرین اور جو ہدایت کی پیروی کرے

سید احمد الموسوی الغروی التبریزی

س سلہ ما قولکم مد ظلکم آیا کتاب شہید انسانیت کہ سید علی نقی تالیف نمودہ این کتاب را حضرتعالی مشاہدہ فرمودہ اید آیا موافق مسلمات و عقائد اثنا عشریہ شیعہ است یا خیر و آیا حضرت عالی تصدیق بصحت این کتاب فرمودہ اید یا خیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲ سلہ جواب ۔ حجۃ الاسلام آقا سید علی الموسوی الغروی العلیانی

شکے و اشکالے نیست کہ بعض مطالب مندرجہ در کتاب شہید انسانیت مخالف با عقیدہ اثنا عشریہ مذہب حقہ جعفریہ است و منا بود انتشار آن نیس از مراجعت از عتبات مقدسہ خود را تبریہ کنند از بعض مندرجات در این کتاب عصمنا اللہ من الزلل

فی الثالث من جمادی الاولی ۱۳۷۱ھ

ہیں آئی اصلاح کرے جیسا کہ وہ خود اعتراف کئے گئے ہیں ورنہ یہ کتاب کتب ضلال میں ہے (ان کتابوں میں سے ہے جو گمراہ کرنیوالی ہیں) جو مخالف ہے حق کی اور تحریف کرنے والی ہے صحیح اخبار و روایات کی اور مخالف ہے سیرت و آثار علمائے سابقین کی ۔ محمد الخطیب

س ۵ - آیا کتاب شہید انسانیت کہ سید علی نقی تصنیف نمودہ موافق با عقائد و مسلمات شیعہ اثنا عشریہ جعفریہ است یا خیر و آیا حضرتعالی تصدیق بصحت کتاب ایشان فرمودہ اید یا خیر

ج ۵ تصدیق بہ صحت ایں کتاب نہ داشتہ و نہ دارم و ایں گونہ اکاذیب خلاف عقائد شیعہ ہست نعوذ باللہ من ذالک
حررہ المہدی الحسینی الشیرازی

ترجمہ س ۵ - آیا کتاب شہید انسانیت جسکو سید علی نقی نے تصنیف کیا ہے عقاید و مسلمات شیعہ کے موافق ہے یا نہیں اور جنابعالی نے اس کتاب کی صحت کی تصدیق کی ہے ؟

ترجمہ جواب ۵ آیۃ اللہ سید مہدی الحسینی الشیرازی دام ظلہ

اس کتاب کی صحت کی تصدیق نہ کی ہے اور نہ کرونگا - اس قسم کے جھوٹ خلاف عقائد شیعہ ہیں خداوند ہم سبکو شر شیطان سے پناہ میں رکھے - حررہ مہدی الشیرازی

س ۵ آیا کتاب شہید انسانیت کہ سید علی نقی تصنیف نمودہ موافق با عقائد و مسلمات شیعہ اثنا عشریہ شیعہ است یا خیر و آیا حضرتعالی تصدیق بصحت کتاب ایشان فرمودہ اید یا خیر

ج ۵ کتاب مذکور موافق با مذہب طائفہ حقہ شیعہ اثنا عشریہ نیست والبتہ در ایں صورت تصدیق بصحت آں مورد و محل ندارد
مہدی الطباطبائی القمی

ترجمہ س ۵ آیا کتاب شہید انسانیت جسکو سید علی نقی نے تصنیف کیا ہے موافق با عقائد و مسلمات شیعہ اثنا عشریہ ہے یا نہیں اور آیا جنابنے اسکی تصدیق فرمائی ہے

ترجمہ جواب آیۃ اللہ آقا مہدی الطباطبائی القمی

کتاب شہید انسانیت موافق مذہب طائفہ حقہ شیعہ اثنا عشریہ نہیں ہے اس صورت میں اس کتاب کی صحت کی تصدیق بے محل ہے
مہدی الطباطبائی القمی

ترجمہ سوال - آیا کتاب شہید انسانیت جسکو سید علی نقی نے تصنیف کیا ہے عقائد و مسلمات شیعہ کے موافق ہے یا نہیں اور آیا جناب عالی نے اس کتاب کی صحت کی تصدیق کی ہے؟

ترجمہ جواب آیۃ اللہ آقا سید جواد طباطبائی التبریزی

جیسا کہ قابل اعتراض فقروں کا ترجمہ کرکے مجھے سنایا گیا انکا ظاہر بہت ہی زیادہ منفر اور بدنما ہے کہ تبلانا ہے لازم ہے کہ ان جملوں کو اس کتاب سے حذف کردیا جائے مجھے امید ہے کہ مولف بہت جلد ان قابل اعتراض فقروں کا تدارک کرینگے جنسے مسلمانوں میں اختلاف پیدا ہوگیا ہے

سید جواد طباطبائی التبریزی

ترجمہ سوال - آیا کتاب شہید انسانیت جسکو سید علی نقی نے تصنیف کیا ہے عقائد و مسلمات شیعہ کے موافق ہیں یا نہیں اور آیا جناب نے اس کتاب کی صحت کی تصدیق کی ہے -

ترجمہ جواب حجۃ الاسلام آقا نصر اللہ المستنبط دام ظلہ

جملہ مقامات (جن پر اعتراض کیا گیا ہے) کتاب شہید انسانیت کا ظاہر مخالف عقائد شیعہ ہے اور اگر کوئی صحیح مقصد مولف کتاب کا ہے تو اون پر لازم ہے کہ اسکو بیان کردیں تاکہ مخالفین مذہب اونکے قول سے شیعوں کے خلاف استدلال نہ کریں کیونکہ ظاہر کلمات کا تحفظ اور انکے معنی مراد لینا اولی ہے والسلام علی من اتبع الھدی

نصر اللہ المستنبط